

27۔ صرف یہ روکہ تمہارا چال چلن مسیح کی خوشخبری کے موافق رہے تاکہ خواہ میں آؤں اور تمہیں دیکھوں خواہ نہ آؤں تمہارا حال سنوں کہ تم ایک روح میں قائم ہو اور انجیل کے ایمان کے لیے ایک جان ہو کر جانشناختی کرتے ہو۔ 28 اور کسی بات میں مخالفوں سے دہشت نہیں کھاتے۔ یہ اُن کے لیے ہلاک کا صاف نشان ہے لیکن تمہارا نجات کا اور یہ خدا کی طرف سے ہے۔ 29 کیونکہ مسیح کی خاطر تم پر یہ فضل ہوا کہ نہ فقط اُس پر ایمان لا ڈیکھی بلکہ اُسکی خاطر دکھی ہے۔ 30 اور تم اُسی طرح جانشناختی کرتے رہو جس طرح مجھے کرتے دیکھا تھا اور اب بھی سُننتے ہو کہ میں ویسی ہی کرتا ہوں۔“

سوچنے کی چیزیں۔

پوسٹ فلپیوں میں کس بات کی علاش کر رہا ہے؟

پوسٹ ڈکھنے کو کیسے دیکھتا ہے؟

پوسٹ مخالفوں کا سامنا کرنے کے لیے کیا نصیحت کرتا ہے؟

پوسٹ کی جدوجہد کی کیا ساخت ہے؟

کلیسیائی قیادت کا اثر۔

آگے فلپیوں 2:3-4 پر غور کرتے ہوئے، ہم دیکھتے ہیں کہ فلپیوں کی کلیسیا میں دو خادم کی معاملے پر ایک جیسے نظر یہ رکھنے میں شرمندگی محسوس نہیں کرتے۔ اُن کی ناتفاقی کلیسیا میں تفریق کو لارہی تھی۔ میں نے اکثر مشاہدہ کیا ہے کہ جو کچھ بھی کلیسیائی راہنماؤں کے درمیان رونما ہو رہا ہوتا ہے ایسا ہی کلیسیا کے دوسرے اراکین کے ساتھ ہو گا، یہاں تک کہ جب ایسا راہنمایوں میں ہو رہا ہوتا ہے جس پر کچھ سر عام بات نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر: اگر راہنمادعا گو ہیں، تو کلیسیا بھی دعا گو ہو گی، اگر راہنماء خدمت کرنے میں سُست ہیں، توں کلیسیا بھی خدمت میں سُست ہو گی، وغیرہ۔ میں ایسا رونما ہونے کو اکثر دیکھ چکا ہوں اس لیے میں اسے ایک عام اصول کے طور پر لیتا ہوں [1]: اگر کلیسیا اس میں رہ رہی ہے، تو کلیسیا اس میں رہے گی۔ خواہ بُرا یا بھلا، خواہ بُولایا نہ بولا۔ اسی لیے قبل اعتماد طریقے سے رہنا اور نمونے کے طور پر سمجھی رویہ، اور اس بارے بات نہ کرنا، بہت کار آمد۔ کلیسیا کے رویے، کردار، اور عادات عموماً ہمارے رویوں، کردار اور عادات کا برادرست عکس ہیں۔

اتحاد

اتحاد کی کمی کلیسیا کی پوری تاریخ کے بڑے معاملات میں سے ایک رہا ہے۔ بہر حال، ایک ہی تعلیم کو پکڑنے رہنا، ایک ہی کلیسیائی عقیدے سے تعلق رکھنا، اور ایک ہی کلیسیا کے حکمرانی کے نیچے رہنے سے بڑھ کر حقیقی اتحاد میں ہونا ہے۔

فلپیوں میں یک دل ہونا ایک سراہیت کرنے والا موضوع ہے۔ (پوسٹ فلپیوں میں بکثرت طور پر لفظ کوئیدیا۔ شرکت اور سابقہ اکٹھے رہنے کو استعمال کرتا ہے جس کا اس نے ماضی میں ذکر کیا۔ فلپیوں میں، پوسٹ مختلف انداز کے ساتھ اتحاد کے معاملہ سے مخاطب رہا۔ ”ثُمَّ أَيْكَ رُوحٍ مِّنْ قَوْمٍ رَّهُو، أَيْكَ شَخْصٍ كَطُورٍ پَرِ۔“ (27:1)، ”مُسْجَحٌ كَسَّاحٌ يَكَ دَلٌّ هُوَنَا“ (1:2)، ”أَيْكَ دَلٌّ رَّهُو، يَكَاسِ محبت رَكْحُو۔ أَيْكَ جَانٌ هُو۔ أَيْكَ ہِي خِيَالٌ رَّكْحُو، رُوحٌ أَوْ مَقْصِدٍ مِّنْ أَيْكَ هُوتَهُ ہُويَعَ“ (2:2)۔

افسیوں 4 باب میں، پوسٹ لکھتا ہے کہ سچا اتحاد اس وقت تک رونما نہیں ہو سکتا جب تک کہ ایماندار یہ یوع مسیح کے ساتھ روحاںی طور پر کیجا نہیں ہو جاتے، اور اس کا خالص اور حقیقی علم نہیں رکھتے۔ اس میں یہ یوع کا تجرباتی علم رکھنا شامل ہے، اور محض شعوری علم نہیں۔ یک دل ہونا ایماندار خادو میں اور اکٹھے کام کرنے کے طور پر قائم رہتا ہے، ہر ایک کلیسیا کو قائم رکھنے اور حوصلہ افزائی کے لیے مستند طور پر مختلف تباہک اور قابلیتوں کو استعمال کرتا ہے۔ پوسٹ ایسا کہنا جاری رکھتا ہے کہ یک دل ہونے کے مقصد پر صرف اس طرح پہنچا جا سکتا ہے جب ایماندار ”بالغ بنتے ہیں،“ مسیح کے پورے قد تک پہنچتے ہیں“ (افسیوں 4:13) جبکہ ہم سے بہت سارے ”مُسْجَحٌ كَسَّاحٌ“ کے پورے قد تک پہنچنے سے دور ہیں، کیا یہ کوئی حیرانی ہے کہ یک دل ہونے کی کمی اکثر ہماری کلیسیاوں میں ہوتی ہے؟ بہتر طور پر، یک دل ہونا ایک ترقی پذیر عمل ہے، اب کلیسیا میں ٹھوس اتحاد ایک مقصد ہے جس کی ہمیں آرزو کرنی چاہیے۔

ایک دل میں قائم رہنا۔

پوسٹ فلپیوں کو تو غیب دیتا ہے کہ وہ روح میں قائم رہیں۔ ”قائم رہنا“ یا ”ثابت قدم رہنا“، کو اکثر باطل میں جنگ و جدل کے ساتھ ملاتے ہوئے ذکر کیا گیا ہے۔ نئے عہدنا میں ”قائم رہنا“، کو روحاںی جنگ کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ مسیحیوں کو جرأت مند، مضبوط، ثابت قدم، اور خدا کی قادر مطلق طاقت کے ساتھ ابلیس کے حملوں کا دلیری کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہیے۔ (1 کرنھیوں 6:13، افسیوں 6:10-18، یعقوب 4:7، فلپیوں 1:4)۔

1 پطرس 8:5-9 کہتی ہے: ”تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے۔ ثُمَّ ایمان میں مضبوط ہو کر اور یہ جان کا مقابلہ کرو۔۔۔“

جملہ ”ایک روح“ فلپیوں 1:27 میں مشکوک سا ہے، اور یہاں پوسٹ کے معنی کو بیان کرنے کے لیے دو طریقے ہیں۔ پوسٹ شاید فلپیوں کو

ایک روح القدس کی طاقت میں قائم رہنے (1) کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا، یا وہ شاید کہہ رہا ہے کہ وہ فلپیوں سے چاہتا ہے کہ وہ روح القدس کی قدرت میں قائم (2) رہیں۔

(افسیوں 4:4)۔ روحانی مخالف کے خلاف قائم رہنا صرف خداوند کی طاقت کے وسیلہ سے ممکن ہے، جو ہمیں روح القدس کے وسیلہ سے ملتی ہے، لہذا دوسرا انتخاب غالباً دکھائی دیتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک اسی ایک روح القدس کی طاقت کے وسیلہ سے قائم رہتا ہے۔

ایک انسان کے طور پر جانفشنائی کرنا۔

سنٹھلیو [2] جانفشنائی کرنا، کو فلپیوں 1:27 اور 4:3 میں دو مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔ یہ ایسے دکھائی دیتا ہے کہ کسی کے لیے جانفشنائی کرنا، ایک شخص کے ساتھ طاقت کے ساتھ تعاون کرنا، یا، ہر کوشش کو کسی چیز کی مدد کے لیے سبب بنانا۔ (پر تجبر 1990: 388)۔

”ایک انسان“ (این آئی وی) یونانی میں لغوی طور پر ”ایک جان“ ہے۔ این اے ایس بی اے ”ایک ذہن“ کے طور پر ترجمہ کرتا ہے۔ مسیحی زندگی ہر وقت جدوجہد کرتی ہے۔ اگر کلیسیا مصبوط اور دشمنوں پر فتح پانا چاہتی ہے، اور اپنے کام میں مورث ہونا چاہتی ہے، تو مسیحیوں کو یقیناً جانفشنائی اور مقابلہ کرنا ہے اور ایک دل اور ایک سوچ کے ساتھ پراکٹھے رہنا ہے۔

مخالف

خواہ ہم اس کی شناخت کریں یا نہ کریں، ہم روحانی قوتوں کے خلاف لگاتار جنگ میں ہیں (افسیوں 6:12)۔ بہر حال، روحانی مخالفت، اکثر اپنے آپ کو انسانی مخلوقات کے وسیلہ سے پیش کرتی ہے۔ فلپیوں کے مخالف [3] کون ہیں؟ کیا وہ یہودی جھوٹے اُستاد ہیں؟ کیا وہ فلپیوں کے معاشرے کے مشرک ارکین تھے؟ کیا وہ رومی حکمران تھے؟ کینٹ (1978: 119) لکھتا ہے:

”3:2-6 میں پُلس کی گفتگو کی روشنی میں، یہ واضح دکھائی دیتا ہے کہ یہودی عداوت کو پیش کیا گیا تھا۔ لیکن یہاں 1:28 میں ایسا کچھ نہیں ہے جو یہودیوں کے مخالفت کا حوالہ پیش کرتا ہو۔ جو درحقیقت یقینی ہے وہ یہ کہ وہ بیرونی دشمن تھے، نہ کہ کلیسیا کے جھوڑے اُستاد۔ یہ غالباً س طرح ہے کہ پُلس کلیسیا کو نصیحت کرنے کے لیے عام طور پر بات کر رہا ہے۔ خواہ یہودی ہو یا مشرک، انہیں موقع کی مناسبت سے نصیحت کی گئی، اور ایمانداروں کے درمیان بُحرات اور اتحاد کی ضرورت فیصلہ گئی تھی۔ کلیسیا کی ناکامی جو کسی دشمن کے ذریعہ سے تھی یہ خدا کے دشمنوں کی ناکامی تھی۔“

11 ستمبر 2001 کے واقعیات اور دہشت کے بعد، امریکنر کو ”معمول کے مطابق“، کام کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی، اور دہشت گروں کے حملوں کو ان کی زندگی پر کچھ اثر نہ ہونے دیا۔ اے دہشت گردی کا نشان ہونا تھا کہ ان کا بنایا ہوا منصوبہ ناکام ہوا۔ (درحقیقت، 11

ستمبر کے جملوں نے امریکن معاشرے پر ان مٹ نقوش چھوڑے) پوس 28 آیت میں پوس ایسے ہی اصول کو لاگو کر رہا ہے۔ پوس فلپیوں سے چاہتا تھا کہ وہ لڑنے والی مخالفین کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ یہ ان کے مخالفوں کو دکھائے گا کہ وہ تباہی کرنے پر مامور ہیں، لیکن مسیحی نجات کے لیے مامور ہیں۔ شاید ”نجات“، ”صادق“ ہونے کے مطلب کو رکھیں، جیسے یہ 19 آیت میں ہے: خدا فلپیوں کو صادق بنائے گا اگر وہ مجرات کے ساتھ مخالفین کا مقابلہ کرتے رہیں۔

ڈکھنے کا انعام

ڈکھنا نئے عہد نامے میں ایک متواتر واقع ہونے والا موضوع ہے، ایک ایسا موضوع جسے جدید بشارتی کلیسیاؤں نے نظر انداز کر دیا، اور یہاں تک کہ کچھ پیشیکوٹل کلیسیاؤں نے اس سے انکار کر دیا۔ مسیحی اکثر رائی تہذیبوں اور حالتوں میں رہے ہے کہ جو ان کے ایمان کی ڈشمن تھیں اور اس طرح انہیں ڈکھا اور ایذا ارسانیوں کو برداشت کرنا تھا۔ دنیا کے کچھ حصوں میں، اور معاشرے کے کچھ حصوں میں، بہت سے مسیحی ابھی تک اپنے ایمان کے لیے ایذا ارسانیوں کو برداشت کر رہے ہیں۔ یسوع اور نئے عہد نامے کے مصنفوں، ڈکھنے کے موضوع کو بیان کرنے میں شرم محسوس نہیں کرتے۔ انہوں نے کھلے عام ڈکھنے اور اذیت برداشت کرنے پر بات چیت کی۔

خلاف قیاس طور پر انہوں نے اس ڈکھنے کو خوشی کے ساتھ جوڑ دیا [4] [4] نئے عہد نامے کے مصنفوں نے اس کا استحقاق کے طور پر لحاظ کیا کیونکہ انہوں نے اسے مسیح کے ڈکھنے کی شناخت کرنے اور اسے بانٹنے کے طور پر دیکھا (دیکھیے فلپیوں 3:10)۔

ڈکھنا آزمائش اور اپنے ایمان کو ثابت کرنا ہے، اسے خالص بناتے ہوئے، اور اسے مضبوط بناتے ہوئے، بالغ اور چکدار بناتے ہوئے (1 پطرس 1:6-7) ڈکھنا مسیحیوں میں روحانی بالیگی کو لانے کے لیے موثر طریقوں میں سے ایک ہو سکتا ہے۔ اگر ہم چھ طور سے مسیح کے حواری بننا چاہتے ہیں، اور اگر ہم اس کی مانند بننے کے بارے بہت سمجھیدہ ہیں، تو ہمیں ڈکھنے میں شرمندگی محسوس نہیں کرنی چاہیے، ہمیں اسے خوشی میں شمار کرنا چاہیے۔ پوس نے فلپیوں کو بنا تا کہ ان کا دکھ ان کو دیا جا چکا ہے۔ یہ ایک انعام تھا۔ انہیں اسی طرح ڈکھ برداشت کرنا تھا جیسے پوس کر رہا تھا۔ کیا فلپیوں کو قید کا تجربہ کرنا تھا؟ ڈکھنے کی اصل فطرت یہاں غیر واضح ہے۔

یہ جانا کسی طرح اعتماد افزائی ہے کہ جب ہم ڈکھ برداشت کرتے ہیں، ہمارا ڈکھنا کیتا نہیں ہوتا۔ دوسرے ایماندار ایسی تجربات کا تجربہ کر چکے ہیں۔ میں حیرانگی کے ساتھ اس شخصی طور پر آرام سے جانے کے لیے پایا کہ یسوع نے اسی وقت انہی مشکلات کا تجربہ کیا جس میں (بہت قریبی حد تک) نے کیا تھا۔ خدا ہمیں بے سکونی کی حالت میں نہیں چھوڑتا۔

کیونکہ بہت سے مغربی مسیحی، وہ جو مقابلہ آرام وہ زندگی بس رکرتے ہیں، ان کے لیے ڈکھنے کا تصور زیادہ تر غیر ساہے اور اور وضاحت کرتے ہیں کہ کیوں ہماری کلیسیا پیس اور روحانی زندگی کم روشنی والی ہیں۔ ڈکھنا ہمارے ایمان کو سونے کی مانند خالص بنانے میں اضافہ کرتا ہے (یعقوب 2:5، 1 پطرس 1:6-7)۔

پطرس کا پہلا خط ان لوگوں کو لکھا گیا جو بدگوئی، بے عزتی، خود اور مسیح میں اپنے ایمان کی خاطر ایذا رسانی کا سامنا کر رہے تھے [5] پطرس انہیں لکھتا ہے:

”...اگر چاہب چند روز کے لیے ضرورت کی وجہ سے طرح طرح کی آزمائشوں کے سبب سے غم زدہ ہو۔ اور یہ اس لیے ہے کہ تمہارا آزمایا ہوا ایمان جو آگ سے آزمائے ہوئے فانی سونے سے بھی بہت ہی بیش قیمت ہے یہ نوع مسیح کے ظہور کے وقت تعریف اور جلال اور عزت کا باعث ٹھہرے۔

اے پیاروا! جو مصیبت کی آگ تمہاری آزمائش کے لیے تم میں بھڑکی ہے وہ سمجھ کر اس سے تعجب نہ کرو کہ یہ ایک انوکھی بات ہم پر واقع ہوئی ہے۔ 1 پطرس 12:4

اختتامیہ نوٹس۔

[1] میں غیر تلقینی ہوں کہ آیا کہ یہ ایک روحاںی اصول ہے یا سادہ طرح ایک عمیٰ نتیجہ ہے۔ میں نے لا دین حکومتوں میں کام پر اس اصول کا مشاہدہ بھی کیا ہے۔

[2] لفظ ”ایتھلیٹ“ اس فعل سے نکلا ہے (سورج کے سابقہ کے بغیر)۔

[3] یونانی لفظ اینٹی کیوس کا مطلب ”ڈشمِن“ کے طور پر لوقا 13:17 اور 14:5 تیجتھیس 1:15 اور 2:21 اور 2:14 میں بھی استعمال ہوا ہے، اور تھسلینیکوں 2:4 میں مخالف مسیح کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

[4] اور صرف یہی نہیں بلکہ مصیبتوں میں بھی فخر کریں یہ جان کر کہ مصیبت سے صبر پیدا ہوتا ہے۔ اور صبر سے پختگی اور پختگی سے امید پیدا ہوتی ہے۔ اور امید سے شرمندگی حاصل نہیں ہوتی کیونکہ روح القدس میں جو ہم کو بخشا گیا ہے اس کے وسیلہ سے خدا کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی گئی ہے۔“

رومیوں 5:3-5

ڈکھنے کو مستقبل کے جلال کے ساتھ بھی جوڑا گیا ہے: ”اور اگر فرزند ہیں توں وارث بھی ہونگے یعنی خدا کے وارث اور مسیح کے ہم میراث بشرطیکہ ہم اس کے ساتھ ڈکھاٹھا میں تاکہ اس کے ساتھ جلال بھی پائیں۔ کیونکہ میری دانست میں اس زمانہ کے ڈکھ دردا، اس لاکن نہیں کہ اس جلال کے مقابل ہو سکیں جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے۔“ رومیوں 8:17-18

[5] ڈکھنے کا 1 پطرس میں 17 بار ذکر کیا گیا ہے۔ اگر آپ اپنے ایمان میں ڈکھ برداشت کر رہے ہیں، خاص طور پر بدگوئی میں، توں 1 پطرس کو پڑھیے۔